ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 03 No. 02. April-June 2025.Page#.420-434
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

An Analysis of the Impact of Variations in Rasm and Qira'at Diversity on the Meanings of the Qur'an

اختلاف رسم کے تنوع قراءات اور مفاہیم قرآن پر اثرات کا جائزہ

Dr. Sumayyah Rafique
Assistant Professor, Department of Islamic Thought and Culture, National University of Modern Languages, Karachi Campus.
srafique@numl.edu.pk

Abstract
The Noble Qur'an is the sacred and infallible Word of Allah, a complete and perfect code of guidance, light, and life for people of every era and generation. This Book of Guidance is not only miraculous in its words, meanings, and teachings, but also in the remarkable and unparalleled system through which it has been preserved. Allah Almighty, in His divine grace, has ensured the preservation of every aspect of the Qur'an—its words, meanings, and even its modes of recitation and pronunciation. Among these essential aspects are two scholarly and technical dimensions, namely, the *Rasm Uthmani* (Uthmanic script) and the diversity *of* Qira'at (variant readings), both of which have profoundly influenced the understanding, interpretation, and recitation of the Qur'an.The term Rasm al-Qur'an refers to the style of script that was specifically adopted during the caliphate of the third Caliph, Uthman ibn Affan (may Allah be pleased with him), in the official transcription of the Qur'anic manuscripts. This script is not merely a technical writing method, but a foundational system that encompassed the diversity of the Seven and Ten Qira'at and supported the variant readings of different Qur'anic reciters. This system of transcription not only unified the recitation of the Qur'an but also enriched and deepened its understanding.The diversity of Qira'at refers to those mutawatir (mass-transmitted) recitations of the Qur'an that were transmitted from the Prophet Muhammad (peace be upon him) through various Companions. These recitations exhibit differences in pronunciation, vowelization, grammatical structures (sarf and nahw), and even in the orthographic forms of certain words. These variations are not intended to create contradictions in meaning, but rather to manifest the miraculous nature, eloquence, and semantic richness of the Qur'an. This diversity served as a great facilitation by accommodating the dialectical variations of different Arab tribes and easing the recitation for them. It also played a significant role in ensuring the accuracy and correctness of the Qur'anic text. For this reason, eminent scholars, hadith experts, and exegetes of the Muslim ummah not only accepted this diversity but also regarded it as a means of enhancing the depth and breadth of Qur'anic understanding.

Keywords: Impact of Variations, Rasm and Qira'at, Noble Qur'an, Mutawatir Recitations, Qur'anic Interpretation, Dialectical Facilitation.

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا وہ مقدس اور لاریب کلام ہے جو ہر زمانے اور ہر نسل کے انسانوں کے لیے ہدایت، روشنی اور زندگی کا کامل و اکمل دستور ہے۔ یہ کتابِ ہدایت نہ صرف اپنے الفاظ، معانی اور تعلیمات میں معجزہ ہے بلکہ اس کی حفاظت کا نظام بھی حیرت انگیز اور بے مثال ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن کے ہر پہلو کو، چاہے وہ الفاظ ہوں، معانی ہوں، یا قراءت و تلفظ کا انداز، اپنی خاص عنایت سے محفوظ فرمایا ہے۔ انہی اہم پہلوؤں میں دو علمی اور

فنی جہات یعنی "رسمِ عثمانی" اور "تنوعِ قراءات" ایسی ہیں جنہوں نے قرآن کے فہم، تفسیر، اور اس کی قراءت پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ رسمِ قرآن سے مراد وہ طرزِ کتابت ہے جو بالخصوص خلیفۂ سوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں سرکاری مصاحف کی کتابت کے وقت اختیار کیا گیا۔ یہ رسم محض کتابت کا ایک فنی اسلوب نہیں بلکہ ایک ایسا اساسی نظام ہے جس نے قراءاتِ سبعہ و عشرہ کے تنوع کو سمویا اور مختلف قراء کی قراءات کو سہارا دیا۔ اس نظامِ کتابت نے نہ صرف قرآن کی قراءت کو وحدت بخشی بلکہ اس کی فہم میں بھی وسعت اور گہرائی پیدا کی۔

تنوعِ قراءات دراصل نبی کریم ﷺ سے مختلف صحابہ کرام کے واسطے سے منقول وہ متواتر قرآنی قراءتیں ہیں جن میں تلفظ، اعراب، صرف و نحو، اور بعض الفاظ کی ہجائی شکل میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ان اختلافات کا مقصد ہرگز معنوی تضاد پیدا کرنا نہیں بلکہ قرآن کے اعجاز، فصاحت، اور وسعتِ معانی کو ظاہر کرنا ہے۔ قراءات کا یہ تنوع عرب قبائل کے مختلف لہجوں اور ادائیگی کے انداز کو مدنظر رکھ کر آسانی و سہولت کا ایک عظیم ذریعہ تھا، جس سے امت کو الفاظ کی صحت اور قراءت کی درستگی میں مدد ملی۔ یہی وجہ ہے کہ اس تنوع کو امت کے جلیل القدر علماء، محدثین، اور مفسرین نے نہ صرف قبول کیا بلکہ اسے فہمِ قرآن میں گہرائی اور تنوع کا ذریعہ بھی قرار دیا۔

زیرِ نظر تحقیقی مطالعے میں ہم اس اہم سوال کا جائزہ لیں گے کہ اختلافِ رسم اور تنوعِ قراءات نے قرآن کریم کے معانی اور مفاہیم پر کس نوعیت کا اثر ڈالا ہے۔ کیا یہ اختلافات فہمِ قرآن کو متاثر کرتے ہیں یا اس میں ہمہ گیری اور معنوی گہرائی پیدا کرتے ہیں؟ نیز ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ اس حوالے سے مفسرین، قراء، اور محدثین کی آراء کیا ہیں، اور علمی دنیا میں اس تنوع کو کس زاویے سے پرکھا اور قبول کیا گیا ہے۔ یہ موضوع نہ صرف علومِ قرآن میں گہرے تدبر کا تقاضا کرتا ہے بلکہ قرآن فہمی کے ایک معتدل، محقق، اور بصیرت افروز رجحان کی طرف رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔ اس مطالعے کی بنیاد مستند تفاسیر، اصولِ قراءات، علومِ قرآن اور رسمِ مصحف کے ماہرین کی آراء پر رکھی جائے گی تاکہ قاری کو ایک جامع، محقق اور مربوط فہم حاصل ہو سکے۔ قرآن مجید کا معجزہ صرف اس کے الفاظ یا معنوں تک محدود نہیں بلکہ اس کی قراءت، تلفظ، اور رسم الخط میں جو تنوع پایا جاتا ہے، وہ بھی اس کے اعجاز کا ایک روشن پہلو ہے۔ چنانچہ یہ تحقیقی جائزہ اس بات کو واضح کرے گا کہ رسم و قراءات کا یہ تنوع قرآن کی معنوی یا لفظی کمزوری نہیں بلکہ اس کے محفوظ ہونے کا ایک زندہ ثبوت ہے، جو نزولِ وحی کے اصل اسلوب اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔

اختلافِ رسم (رسمِ عثمانی) کا تعارف

رسمِ قرآن سے مراد قرآن مجید کے الفاظ کو لکھنے کا وہ مخصوص طریقہ ہے جس پر قرآن مجید کو سیدنا عثمان بن عفانؓ کے عہدِ خلافت میں کتابی شکل میں مدون کیا گیا۔ اس رسم کو رسمِ عثمانی یا رسمِ مصحفِ امام کہا جاتا ہے۔ یہ صرف ایک کتابتی طریقہ نہیں بلکہ ایک محفوظ اور متفق علیہ نظامِ کتابت ہے جسے صحابۂ کرام نے عین اس طریقے پر محفوظ کیا جس پر رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کی قراءت اور تعلیم فرمائی۔

رسمِ عثمانی کا پس منظر

جب قرآنِ کریم نازل ہوا تو وہ عربوں کے مختلف قبائلی لہجوں میں تلاوت کیا جاتا تھا، جیسا کہ حدیثِ صحیح میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
أُنزِلَ القُرآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحرُفٍ[1]
قرآن سات حروف (لہجوں یا اندازوں) پر نازل ہوا ہے۔

یہ سہولت ابتدائی مسلمانوں کے لیے تھی تاکہ ہر قبیلہ اپنے مخصوص لہجے میں قرآن کو سمجھ اور یاد کر سکے۔ لیکن جب اسلام کا دائرہ عرب کے مختلف علاقوں سے نکل کر عجم تک پہنچا، اور مختلف لہجے، قراءات اور تلفظات ایک ساتھ رائج ہونے لگے، تو فتنہ و اختلاف کے آثار پیدا ہونے لگے۔ حضرت

[1] البخاری، محمد بن اسماعیل۔ الجامع الصحیح، صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، حدیث نمبر 4991۔ قاہرہ: دار ابن کثیر، 2001
Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma'il. Al-Jami' al-Sahih (Sahih al-Bukhari), Book of the Virtues of the Qur'an, Hadith No. *4991*. Cairo: Dar Ibn Kathir, 2001.

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب اسلامی سلطنت وسیع ہو چکی تھی، اس وقت حوذہ بن الیمان نے اس طرف توجہ دلائی کہ لوگ قراءت میں اختلاف کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کی تلاوت کو غلط کہہ رہے ہیں۔ اس موقع پر حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت اور دیگر صحابہ کی ایک کمیٹی تشکیل دی تا کہ ایک متفق علیہ مصحف تیار کیا جائے۔ جب مصحفِ عثمانی کی تدوین ہوئی تو اس میں ایک ایسا رسم الخط اختیار کیا گیا جو مختلف قراءات کا متحمل ہو۔ یہ رسم ایسا تھا کہ اس میں:

- بعض حروف حذف کر دیے گئے (جیسے: 'مالک' سے 'الف' حذف)
- بعض جگہیں ایسی چھوڑی گئیں جو متعدد قراءات کو قبول کرتی تھیں۔
- واو، الف، یا دیگر اضافی حروف بعض اوقات درج کیے گئے تا کہ خاص قراءت کی نمائندگی ہو۔

اس رسم کو بعد میں "رسمِ عثمانی" یا "رسم المصحف" کہا گیا۔ یہ رسم دراصل زبانِ عرب کی ابتدائی تحریری شکل تھی، جس میں اعجمی علامات (حرکات، نقطے) وغیرہ موجود نہیں تھیں، اور اس وجہ سے اس میں قراءت کی گنجائش باقی رہتی تھی۔

رسمِ عثمانی کی توقیفیت

رسمِ عثمانی کو توقیفی قرار دیا جاتا ہے، یعنی یہ محض اجتہادی یا اختیاری طریقہ نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کی ہدایت و رہنمائی کے تحت اپنایا گیا رسم ہے۔ امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ، اور دیگر جلیل القدر محدثین و مفسرین نے اس رسم کو بلا اختلاف قبول کیا۔ چنانچہ امام زرکشیؒ لکھتے ہیں:

"اتفقوا على أنه لا يجوز مخالفة خط المصحف العثماني في كتابة المصاحف" [2]

علماء اس بات پر متفق ہیں کہ مصاحف کی کتابت میں مصحفِ عثمانی کی رسم الخط کی مخالفت جائز نہیں ہے

رسم الخط اور قراءت کا تعلق

قراءت قرآن کا وہ عمل ہے جس میں قرآنِ مجید کے الفاظ کو نبی اکرم ﷺ سے متواتر یا مشہور سند کے ساتھ، مخصوص تلفظ، ادائیگی، اور لہجے کے مطابق پڑھا جاتا ہے۔ یہ قراءت صرف زبانی نہیں بلکہ رسم الخط کے ساتھ مربوط ہے۔ جب قرآن کو تحریری شکل دی گئی تو اس وقت عربی رسم الخط غیر معجم (بغیر نقطوں کے) اور غیر مشکول (بغیر حرکات کے) تھا۔ یہی وہ فضا تھی جس میں رسمِ عثمانی نے مختلف قراءات کے امکانات کو محفوظ رکھا۔

مثال: "مالک" اور "ملک"

"مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ"

حفص عن عاصم کی قراءت: "مٰلِكِ" (یعنی: مالک، جس میں الف ہے)

ورش عن نافع کی قراءت: "مَلِكِ" (یعنی: بادشاہ، بغیر الف کے)[3]

رسمِ عثمانی میں اس لفظ کو "ملک" لکھا گیا، یعنی ایسا املا جو دونوں قراءات کے لیے درست ہو:

- اگر قاری "الف" کے ساتھ پڑھے تو بھی رسم مانع نہیں

---

[2] زرکشی، بدر الدین۔ البرہان فی علوم القرآن۔، ج 1، ص 379، قاہرہ: دار الفکر، 1996
Al-Zarkashi, Badr al-Din. Al-Burhan fi 'Ulum al-Qur'an, Vol. 1, p. 379. Cairo: Dar al-Fikr, 1996.

[3] ابن الجزری، محمد بن محمد۔ النشر فی القراءات العشر، جلد 1، صفحہ 213۔ قاہرہ: المکتبۃ التجاریۃ الکبری، 1957
Ibn al-Jazari, Muhammad ibn Muhammad. Al-Nashr fi al-Qira'at al-'Ashr, Vol. 1, p. 213. Cairo: Al-Maktabah al-Tijariyyah al-Kubra, 1957.

- اور اگر بغیر الف پڑھے تو بھی رسم مانع نہیں

اسی طرح

"ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ[4]"

بعض قراء "فِيهِ" کو وقف کے ساتھ پڑھتے ہیں،

بعض "فيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ" کو متصل کرتے ہیں۔[5]

رسم میں الفاظ کی ترتیب اور املا ایسی رکھی گئی ہے جو دونوں قراءات کو سہولت سے قبول کرے۔

"وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى[6]"

بعض قراءتوں میں "يسعى" شامل نہیں، لیکن رسمِ عثمانی میں اس کا وجود قراءت کی نوعیت کے مطابق رکھا گیا۔

رسمِ عثمانی اور قراءاتِ قرآنیہ کا تعلق محض ظاہری املا اور تلفظ کا نہیں بلکہ توقیفی تعلیمات کا مظہر ہے۔ رسمِ عثمانی نے قراءات کے اختلاف کو نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ معانی میں وہ وسعت اور گہرائی پیدا کی جو قرآن کی اعجاز بیانی کا جزو ہے۔ اس رسم نے قرآنی متن کو ہر زمانے میں محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کی فہم اور تطبیق کو بھی ہر طبقے کے لیے قابلِ رسائی بنایا۔

رسمِ عثمانی کی خصوصیات

رسمِ عثمانی میں کچھ ایسی خصوصیات اور امتیازات ہیں جو موجودہ عربی املا سے مختلف نظر آتے ہیں۔ ان اختلافات کا مقصد قرآن کی قراءت اور تلفظ کے مختلف اجازات کو محفوظ رکھنا تھا۔ ان میں سے چند نمایاں مثالیں درج ذیل ہیں:

کلمات کی ناقص کتابت

بعض الفاظ میں مکمل ہجے کی بجائے اختصاری شکل استعمال کی گئی ہے، جیسے:

1. الصلوۃ کی بجائے الصلاۃ
2. الزکوۃ کی بجائے الزکاۃ

یہ کتابت اس لیے اپنائی گئی تاکہ قراءت کے مختلف لہجے اور تلفظ ایک ہی رسم میں سما جائیں۔

حذف وزیادتی

رسمِ عثمانی میں بعض الفاظ میں زائد یا مختلف حروف استعمال کیے گئے ہیں، مثلاً:

بصطۃ[7] میں "سین" کی جگہ "صاد"

---

[4] البقرہ 2:2

Surah Al-Baqarah 2:2

[5] دانی، عثمان بن سعید۔ التیسیر فی القراءات السبع، صفحہ 32۔ بیروت: دار المکۃ، 2005

Al-Dani, Uthman ibn Sa'id**.** Al-Taysir fi al-Qira'at al-Sab', p. 32. Beirut: Dar al-Makkah, 2005.

[6] یٰس 36:20

Surah Ya-Sin 36:20

[7] البقرۃ: 247

Surah Al-Baqarah 2:247

یہ اس لیے ہے کہ قراءت میں صوتیاتی فرق محفوظ رہے۔

ایّھۃ اکی جگہ ایّھا لکھا گیا [8]

ہمزہ کا حذف یا تثبیت

رسمِ عثمانی میں بعض اوقات ہمزہ کو حذف کر دیا جاتا ہے یا مخصوص جگہ پر اس کا اثبات کیا جاتا ہے:

یؤمنون کی بجائے یومنون

شیء کی بجائے شئ

یہ تمام تغیرات قراءت کے قواعد اور لہجوں کو مد نظر رکھتے ہوئے متعین کیے گئے ہیں۔

امت کا اجماع

امتِ مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ قرآن مجید کی کتابت رسمِ عثمانی کے مطابق ہونی چاہیے۔ اس ضمن میں امام ابن الجزریؒ رقم طراز ہیں:

"واللزوم لخط المصاحف العثمانية مما أجمع عليه الصحابة."[9]

اسی لیے تمام قدیم و جدید طباعتیں رسمِ عثمانی کے اصول پر کی جاتی ہیں، جیسے "مصحفِ مدینہ" جو پوری دنیا میں رائج ہے۔

ڈاکٹر فضل حسن عباس اپنی کتاب "علوم القرآن" میں لکھتے ہیں:

"رسمِ عثمانی کی بنیاد صرف صوتی اختلافات کو محفوظ رکھنا نہیں بلکہ قرآن کے تحفظ کا ایک اہم ذریعہ بھی ہے۔"[10]

رسمِ عثمانی نہ صرف قرآن مجید کی تاریخی تدوین کا حصہ ہے بلکہ قراءت کی مختلف اجازات کو ایک مرکزی رسم میں سمو دینے کا حیرت انگیز نظام بھی ہے۔ اس رسم کی توقیفیت، صحابہ کرام کا اجماع، اور بعد کے تمام ادوار میں اس پر عمل، اس بات کا ثبوت ہے کہ رسمِ قرآن محض کتابت کا معاملہ نہیں بلکہ علمی و دینی تحفظ کا عظیم ذریعہ ہے۔

تنوعِ قراءات کا مفہوم: ایک تحقیقی جائزہ

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو الفاظ و معانی دونوں اعتبار سے معجزہ ہے۔ اس کی حفاظت کے دو بنیادی ذرائع ہیں: تحریری حفاظت اور زبانی حفاظت۔ زبانی حفاظت کا ایک اہم پہلو قراءت ہے۔ قراءات قرآن کے الفاظ کو نبی کریم ﷺ سے منقول مختلف اور معتبر انداز سے پڑھنے کا نام ہے۔ یہ قراءات نہ صرف درست تلفظ، لہجہ، اور ادائیگی کی نشان دہی کرتی ہیں بلکہ بعض اوقات الفاظ کے لغوی، نحوی، صوتی اور بلاغی پہلوؤں کو بھی واضح کرتی ہیں۔

قراءات کی تعریف

قراءت کی تعریف علامہ ابن الجزریؒ نے ان الفاظ میں کی ہے:

---

[8] یوسف: 23

Surah Yusuf 12:23

[9] ابن الجزری، النشر فی القراءات العشر، ج1، ص5، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2000

Ibn al-Jazari, Muhammad ibn Muhammad. Al-Nashr fi al-Qira'at al-'Ashr, Vol. 1, p. 5. Beirut: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, 2000.

[10] فضل حسن عباس، علوم القرآن، عباس، ص173، عمان: دار النفائس، 2002۔

Fadl Hasan 'Abbas. 'Ulum al-Qur'an, p. 173. Amman: Dar al-Nafa'is, 2002.

"القراءة هي علم بكيفية أداء كلمات القرآن واختلافها معزواً لناقله"[11]

"قراءت وہ علم ہے جس میں قرآن کے الفاظ کی ادائیگی کے طریقے اور ان کے اختلاف کو، ان کے نقل کرنے والوں کی طرف منسوب کرتے ہوئے، بیان کیا جاتا ہے۔"

تنوعِ قراءات کی اقسام

تنوعِ قراءات مختلف پہلوؤں سے سامنے آتا ہے:

لغوی اختلاف

کچھ قراءات میں الفاظ کے مادہ یا صیغہ میں تبدیلی واقع ہوتی ہے، جیسے:

"تعملون" اور "یعملون"

"نتقبل" اور "يُتقبل"

نحوی اختلاف

بعض قراءات میں نحوی ساخت میں فرق پایا جاتا ہے:

"ووصىٰ بها ابراہیم" (حفص)

"وأوصىٰ بها ابراہیم" (قالون)

صوتی اور تلفظی اختلاف

تلفظ، اشباع، ادغام، یا امالہ جیسے فرق بعض قراءات میں ظاہر ہوتے ہیں:

"مجريها" کو کسی قراءت میں "مَجرٰیها" اور کسی میں "مُجرٰیها" پڑھا گیا۔

بلاغی و اسلوبی فرق

تنوعِ قراءات قرآن کی بلاغت اور فصاحت میں اضافہ کرتے ہیں، مفہوم کے اندر وسعت پیدا کرتے ہیں، اور اس کے اسالیب کو متنوع بناتے ہیں۔

قراءات کے اثرات کی مثال

"مالک یوم الدین" (حفص عن عاصم)

"ملک یوم الدین" (ورش عن نافع)

یہ دونوں قراءتیں متواتر ہیں، یعنی ایسی روایات جنہیں ہر دور میں ایک بڑی تعداد نے روایت کیا ہو، اور ان کا سند اُرسول اللہ ﷺ تک متصل ہونا بھی ثابت ہو۔ ان دونوں قراءات میں معنوی فرق بھی ہے:

"مالک" کا مطلب ہے: "روزِ جزا کا مالک"

"ملک" کا مطلب ہے: "روزِ جزا کا بادشاہ"

یہ دونوں الفاظ اپنے اپنے محل میں درست اور معنی میں مکمل ہیں، اور ایک دوسرے کی تفسیر کو وسعت دیتے ہیں۔

---

[11] ابن الجزری، محمد بن محمد۔ النشر فی القراءات العشر، ج 1، ص 6 بیروت: دار الکتب العلمیة، 2000

Ibn al-Jazari, Muhammad ibn Muhammad**.** Al-Nashr fi al-Qira'at al-'Ashr, Vol. 1, p. 6. Beirut: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, 2000.

تنوع کا مقصد

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں:

"اختلاف القراءات إنما هو للتوسعة على الأمة وإظهار إعجاز القرآن"[12]

"قراءتوں میں اختلاف دراصل امت کے لیے وسعت اور قرآن کے اعجاز کو ظاہر کرنے کے لیے ہے۔"

قرآن کی مختلف قراءات درحقیقت اس کی اعجاز بیانی اور حفاظت کا حصہ ہیں۔ ہر قراءت کی سند نبی کریم ﷺ تک پہنچتی ہے، اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل شدہ وحی کی ایک ہی شاخ کے مختلف پھول ہیں۔

قراءات کی شرائط

آئمہ قراءت نے متواتر قراءت کے لیے تین شرائط مقرر کی ہیں:

1. سند کا اتصال
2. رسمِ عثمانی کے مطابق ہونا
3. عربی زبان کے کسی مشہور لہجے کے مطابق ہونا

ان تینوں شرائط پر پوری اترنے والی قراءت کو "قراءتِ صحیحہ" یا "قراءتِ متواترہ" کہا جاتا ہے۔

تنوعِ قراءات قرآن کی معنوی، صوتی، اور لسانی وسعت کا مظہر ہے۔ یہ اختلافات نہ صرف قرآن کی فصاحت و بلاغت کو ابھارتے ہیں بلکہ اس کی اعجازی نوعیت کو بھی واضح کرتے ہیں۔ تمام متواتر قراءات، خواہ وہ حفص کی ہو یا ورش، نافع کی ہو یا ابن عامر کی، قرآن ہی کا حصہ ہیں، اور ان کا پڑھنا، سیکھنا اور سکھانا سنتِ رسول ﷺ کی پیروی ہے۔

قراءات کا تنوع اور اس کی حکمتیں

قراءات کا تنوع امتِ مسلمہ کے لیے متعدد روحانی اور عملی فوائد کا حامل ہے، جو قرآن مجید کی فصاحت، معانی کی گہرائی اور تلاوت کی سہولت میں اضافہ کرتا ہے۔ اس تنوع کی حکمتیں درج ذیل نکات میں واضح ہوتی ہیں:

حفظ اور تلاوت میں آسانی

مختلف قراءات کی موجودگی سے مختلف قبائل اور علاقوں کے لوگوں کے لیے قرآن مجید کی تلاوت اور حفظ میں سہولت پیدا ہوئی۔ ہر علاقے کے لہجے اور لغت کے مطابق قراءت کرنے سے لوگوں کو قرآن سے تعلق مضبوط کرنے میں مدد ملی، جس سے حفظ اور تلاوت کا عمل مزید آسان اور مؤثر ہوا۔

معانی کی وسعت

قراءات کا تنوع قرآن کی آیات کے معانی میں اضافی گہرائی اور وسعت کا باعث بنتا ہے۔ مختلف قراءات سے ایک ہی آیت کے مختلف پہلو اجاگر ہوتے ہیں، جو قرآن کے پیغام کو زیادہ جامع اور مؤثر انداز میں سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

نبوت کی تصدیق

---

[12] قسطلانی، لطائف الإشارات، ج1، ص35، قاہرہ: دارالبیضاء، 1993

Qastallani, al-Qasim ibn Muhammad. Lata'if al-Isharat, Vol. 1, p. 35. Cairo: Dar al-Bayda', 1993.

قراءات کا یہ تنوع نبی اکرم ﷺ کی نبوت اور قرآن کی حقانیت کی دلیل ہے۔ مختلف قراءات کے باوجود ان میں کوئی تضاد نہیں پایا جاتا، جو وحی کی حفاظت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی علامت ہے۔ یہ تنوع قرآن کی معجزانہ خصوصیت کو ظاہر کرتا ہے اور اس کی حفاظت کی ضمانت کو ثابت کرتا ہے۔

اس طرح، قراءات کا تنوع امتِ مسلمہ کے لیے ایک عظیم رحمت ہے، جو تلاوت کی سہولت، معانی کی گہرائی اور قرآن کی حقانیت کی تصدیق میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

اختلافِ رسم اور تنوعِ قراءات کی اقسام

قرآن مجید کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لی ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون [13]

اس حفاظت کا ایک بڑا ذریعہ اختلافِ رسم اور تنوعِ قراءات ہے۔ ان دونوں پہلوؤں نے نہ صرف قرآن کی اصل صوتی و کتابی شکل کو محفوظ رکھا بلکہ اس کی معنوی و بلاغی وسعت کو بھی اجاگر کیا۔ ان کا مطالعہ علوم القرآن کے اہم ابواب میں شمار ہوتا ہے۔

اختلافِ رسم اور اس کی اقسام

رسمِ عثمانی سے مراد وہ مخصوص کتابت ہے جس پر سیدنا عثمان بن عفانؓ کے دور میں مصاحف کو جمع کر کے امت کو دیا گیا۔ اس رسم میں کچھ الفاظ کی ہجوں اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے، مگر یہ اختلاف توقیفی اور وحی کی رہنمائی کے مطابق ہے۔

اختلافِ رسم کی اقسام درج ذیل ہیں:

ناقص کتابت

کچھ الفاظ حروف کی کمی سے لکھے گئے، جیسے:

الصلوة کی جگہ الصلاة

الزكوة کی جگہ الزكاة

زیادتی وحذف

کبھی کسی حرف کو بڑھایا یا کم کیا گیا تاکہ قراءت کے فرق کو سمویا جا سکے، مثلاً:

بصطة [14]

ايّها کی بجائے ايّهۃا [15]

ہمزہ کی حذف یا تثبیت

يؤمنون کی جگہ يومنون

[13] الحجر:9

Surah Al-Hijr 15:9

[14] البقرہ:247

Surah Al-Baqarah 2:247

[15] یوسف: 23

Surah Yusuf 12:23

شئی ء کی جگہ شئ

یہ رسم قراءت کی گونا گونی کانہایت مضبوط ذریعہ ہے، جس پر امت کا اجماع ہے۔[16]

تنوعِ قراءات اور اس کی اقسام

قراءات سے مراد وہ مخصوص طریقہ ہے جس کے ذریعے قرآن مجید کے الفاظ کو تلفظ، لہجہ، اور صوتی آہنگ کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے منقول شکل میں ادا کیا جاتا ہے۔ اس کا تنوع درج ذیل اقسام پر مشتمل ہے:

اختلافِ لفظی

اس میں الفاظ کی شکل یا آواز میں فرق ہوتا ہے، جبکہ معنی قریب قریب رہتے ہیں۔

مثلاً:

فتبینوا [17]حفص عن عاصم کی قراءت

فتثبتوا دیگر قراء جیسے ابن عامر

یہ فرق دراصل معنی میں وسعت پیدا کرتا ہے۔ "تبینوا" کا مطلب ہے: وضاحت حاصل کرو، جبکہ "تثبتوا" کا مطلب ہے: تحقیق کرو۔ یہ دونوں مفاہیم باہم قریب ہیں اور دونوں قراءات متواتر ہیں۔

اختلافِ صرفی ونحوی

اس میں فعل، اسم یا حرف کے صیغوں اور ساخت میں فرق آتا ہے، جس کے نتیجے میں کبھی معنی میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

مثلاً:

يَقتُلونَ (وہ قتل کرتے ہیں)

يُقتَلونَ (وہ قتل کیے جاتے ہیں)

پہلا صیغہ فاعل کے طور پر استعمال ہوا جبکہ دوسرا مفعول کی حالت میں، اور دونوں قراءتیں سیاق وسباق کے لحاظ سے درست ہیں۔[18]

اختلافِ بلاغی

یہ اختلاف قرآن کی فصاحت وبلاغت کو مزید نکھارتا ہے۔ کچھ قراءات میں زور، تاکید یا تکرار کا اسلوب زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔

مثلاً:

ووصىٰ بها حفص کی قراءت

وأوصىٰ بها قالون کی قراءت

---

[16] ابن الجزری، محمد بن محمد، النشر فی القراءات العشر، ج1، ص9، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2000

Ibn al-Jazari, Muhammad ibn Muhammad. Al-Nashr fi al-Qira'at al-'Ashr, Vol. 1, p. 9. Beirut: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, 2000.

[17] سورۃ الحجرات:6

Surah Al-Hujurat 49:6

[18] سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، ج1، ص218، بیروت: دار الفکر، 2001

Al-Suyuti, Jalal al-Din. Al-Itqan fi 'Ulum al-Qur'an, Vol. 1, p. 218. Beirut: Dar al-Fikr, 2001.

"وصیٰ" اور "اوصیٰ" دونوں فعل ہیں، لیکن ایک ماضی معروف (وصیٰ) اور دوسرا ماضی مجہول (اوصیٰ) ہے۔ ان کا فرق بلاغت میں ایک نئی جہت پیدا کرتا ہے: پہلے میں فاعل واضح ہے، دوسرے میں مبہم، جس سے تعبیر میں ندرت آتی ہے۔[19]

تنوعِ قراءات کی حکمت

امام قسطلانیؒ فرماتے ہیں:

"اختلاف القراءات جاء لتيسير الحفظ والقراءة، وتوسيع الدلالات، وإظهار إعجاز القرآن"[20]

یعنی قراءات کا تنوع حفظ اور قراءت کو آسان بنانے، معانی میں وسعت پیدا کرنے اور قرآن کے اعجاز کو ظاہر کرنے کے لیے آیا ہے۔

اختلافِ رسم اور تنوعِ قراءات، دونوں قرآن کی الفاظی، صوتی، اور معنوی حفاظت کے دو ستون ہیں۔ یہ اختلافات تضاد نہیں بلکہ قرآن کی کثیر الجہتی فصاحت کا مظہر ہیں۔ ان سے نہ صرف قرآنی تعلیمات کی گہرائی واضح ہوتی ہے بلکہ امت کو مختلف لہجوں اور زبانوں کے مطابق قرآن سیکھنے اور سمجھنے میں آسانی بھی ملتی ہے۔

مفاہیمِ قرآن پر تنوعِ قراءات کے اثرات

قرآن مجید کا معجزاتی پہلو صرف اس کے الفاظ یا اسلوب تک محدود نہیں بلکہ اس کی قراءات میں پائے جانے والے تنوع سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ یہ تنوع جہاں ایک طرف قرآنی تعلیمات کی صوتی و لسانی خوبصورتی کو نمایاں کرتا ہے، وہیں دوسری طرف مفاہیم اور احکام میں بھی وسعت اور گہرائی پیدا کرتا ہے۔ قراءتوں کا یہ تنوع اسلامی علوم بالخصوص تفسیر، فقہ اور بلاغت پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔

تنوعِ معانی کا سبب

قراءات کے اختلافات بعض مقامات پر ایک ہی آیت کے مختلف ممکنہ مفاہیم کو اجاگر کرتے ہیں، اور یہ سب مفاہیم سیاق و سباق کے لحاظ سے درست ہو سکتے ہیں۔

مثال کے طور پر

"إنما يخشى الله من عباده العلماء"[21]

یہاں دو نحوی تجزیے ممکن ہیں:

اگر "يَخشى" کا فاعل "اللہ" کو قرار دیا جائے تو ترجمہ ہوگا:

"اللہ اپنے بندوں میں سے علماء سے ڈرتا ہے"

جو کہ معنوی طور پر غلط مفہوم دیتا ہے، کیونکہ اللہ پر خوف طاری ہونا محال ہے۔

اگر "العلماء" کو فاعل اور "اللہ" کو مفعول مانا جائے تو مفہوم ہوگا:

---

[19] قاسمی، محمد تقی الدین، مباحث فی علوم القرآن، ص243، لاہور: مکتبہ قدوسیہ، 2010۔

Qasmi, Muhammad Taqi al-Din. Mabahith fi ‘Ulum al-Qur’an, p. 243. Lahore: Maktabah Qudusiyyah, 2010.

[20] قسطلانی، احمد بن محمد، لطائف الإشارات، ج1، ص45، قاہرہ: دار البیضاء، 1993۔

Qastallani, Ahmad ibn Muhammad. Lata’if al-Isharat, Vol. 1, p. 45. Cairo: Dar al-Bayda’, 1993.

[21] سورۃ فاطر: 28

Surah Fatir 35:28

"اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو علماء ہیں"

یہی درست اور متواتر قراءت کے مطابق ہے۔ یہ نحوی فرق قراءت کی رہنمائی سے درست مفہوم کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

احکام شرعیہ پر اثرات

بعض قراءات فقہی مسائل میں اختلافات کی بنیاد بنتی ہیں۔ قرآن کے بعض الفاظ کی ادائیگی میں فرق سے عمل کے طریقے میں بھی فرق آجاتا ہے۔

مثال:

"فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق وأرجلكم إلى الكعبين"[22]

نصب کے ساتھ (أرجلَكم)

یہ قراءت حفص عن عاصم سے ہے۔ یہاں پاؤں کو چہرے اور ہاتھوں کی طرح دھونا واجب قرار دیا گیا۔

جر کے ساتھ (أرجلِكم)

یہ ابن کثیر، نافع، اور ابو عمرو وغیرہ کی قراءت ہے، جس سے مراد پاؤں پر مسح کرنے کا مفہوم نکلتا ہے، جیسا کہ بعض فقہاء نے کہا ہے۔

اس قراءتی فرق کی بنیاد پر ائمہ کے درمیان اختلاف پیدا ہوا:

- امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک دھونا فرض ہے۔
- امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بھی دھونا واجب ہے لیکن جر کی قراءت کو وضاحت میں لیا جاتا ہے۔
- امام طبریؒ نے دونوں قراءتوں میں تطبیق دی کہ پاؤں اگر موزے وغیرہ سے ڈھکے ہوں تو مسح اور کھلے ہوں تو دھونا[23]۔

بعض قراءات کا فرق حکم کے درجے میں تبدیلی کا سبب بنتا ہے، مثلاً کسی فعل کو امر ماننے سے وہ فرض قرار پاتا ہے، جبکہ خبر ہونے کی صورت میں وہ استحباب یا ترغیب بن جاتا ہے۔

مثال:

"واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى"[24]

امر (واتخذوا)

یہ حفص اور اکثر قراء کی قراءت ہے، جس سے حکم کا مفہوم نکلتا ہے کہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنانا واجب ہے۔

خبر (واتخذوا)

بعض قراءتوں میں اسے خبر کے طور پر پڑھا گیا ہے:

---

[22] سورۃ المائدہ:6

Surah Al-Ma'idah 5:6

[23] محمد بن احمد بن رشد۔ بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد، جلد1، صفحہ 18۔ قاہرہ: دار الحدیث، 1995

Ibn Rushd, Muhammad ibn Ahmad**.** Bidayat al-Mujtahid wa Nihayat al-Muqtasid, Vol. 1, p. 18. Cairo: Dar al-Hadith, 1995.

[24] سورۃ البقرہ:125

Surah Al-Baqarah 2:125

"اور انہوں نے مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنایا"[25]

جس سے حکم کی بجائے سابقہ فعل کا بیان مراد لیا جاتا ہے، اور حکم مستحب قرار پاتا ہے۔

قراءتوں کا تنوع قرآن کی مفاہیم میں نہ صرف وسعت پیدا کرتا ہے بلکہ اس کی فقہی تشریحات اور بلاغی جہات کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کے ہر پہلو میں گہرائی اور کثیر المعنویت پائی جاتی ہے۔ یہ تنوع دین میں سہولت، اختلاف کی گنجائش، اور علم کی وسعت کی علامت ہے، اور اس پر امت کا اجماع بھی قائم ہے۔

تنوعِ قراءات اور اختلافِ رسم پر علمائے کرام کی آراء

علمائے اسلام نے اختلافِ قراءات اور رسمِ عثمانی کے متعلق جو تفصیلی آراء دی ہیں، وہ قرآن مجید کے نزول، حفاظت، اور اعجاز پر ان کے گہرے فہم کی عکاسی کرتی ہیں۔ یہ آراء قرآن کے اختلافات کو تضاد نہیں بلکہ تنوع، اعجاز اور حکمت کا مظہر قرار دیتی ہیں۔

امام ابن الجزری (ت: 833ھ)

امام ابن الجزری قراءات کے امام، محدث، اور فقہ و نحو کے ماہر تھے۔ انہوں نے قراءاتِ سبعہ کو متواتر قرار دیا اور ان کے اختلاف کو توقیفی یعنی وحی پر مبنی قرار دیا۔

قول:

"القراءات السبع متواترة، نقلها إلينا نقلاً قطعيًّا، والعمل بها واجب، واختلافها توقيفي لا اجتهادي."[26]

(قراءاتِ سبعہ متواتر ہیں، قطعی طریقے سے منقول ہیں، ان پر عمل کرنا واجب ہے، اور ان کا اختلاف اجتہادی نہیں بلکہ توقیفی ہے۔)

امام ابن الجزری کے نزدیک قراءات کا تنوع صرف قراء یا راویوں کی طرف سے نہیں بلکہ یہ نبی اکرم ﷺ سے سماع شدہ اور امت کے لیے حجت ہے۔ اس لیے ان اختلافات کو تضاد یا خطا نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ انہیں اللہ کی طرف سے نازل کردہ حکمت کا ایک حصہ مانا گیا ہے۔

امام جلال الدین سیوطی

امام سیوطی، علومِ قرآن کے عظیم محقق اور "الاتقان فی علوم القرآن" جیسے اہم ماخذ کے مصنف ہیں، نے تنوعِ قراءات کو قرآن کے اعجاز کی علامت قرار دیا۔

قول:

"تنوع القراءات من إعجاز القرآن، لأنه يضم معاني متعددة في لفظ واحد، وكلها حق لا تعارض بينها."[27]

---

[25] قرطبی، محمد بن احمد۔ الجامع لأحکام القرآن،، ج2، ص154 قاہرہ: دارالشعب، 1987۔
Al-Qurtubi, Muhammad ibn Ahmad. Al-Jami' li Ahkam al-Qur'an, Vol. 2, p. 154. Cairo: Dar al-Sha'b, 1987.

[26] ابن الجزری، محمد بن محمد، النشر في القراءات العشر، ص211، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1990۔
Ibn al-Jazari, Muhammad ibn Muhammad. Al-Nashr fi al-Qira'at al-'Ashr, p. 211. Beirut: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1990.

[27] سیوطی، جلال الدین، الاتقان في علوم القرآن، ص210، بیروت: دار الفکر، 2001۔
Al-Suyuti, Jalal al-Din. Al-Itqan fi 'Ulum al-Qur'an, p. 210. Beirut: Dar al-Fikr, 2001.

(قراءات کا تنوع قرآن کے اعجاز میں سے ہے، کیونکہ ایک ہی لفظ میں مختلف معانی شامل ہوتے ہیں، اور یہ سب برحق اور باہمی تعارض سے پاک ہیں۔)

سیوطی کی اس بات سے واضح ہوتا ہے کہ قراءات میں پائے جانے والے فرق محض لسانی نہیں بلکہ معنوی وسعت کے حامل ہیں۔ وہ ان قراءات کو اللہ کی طرف سے نازل کردہ معجزہ اور امت پر رحمت شمار کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ

امام ابن تیمیہ، جنہیں فقہ، عقائد اور تفسیر میں امتیاز حاصل ہے، قراءات کے اختلاف کو نہ صرف درست بلکہ حق اور صدق پر مبنی قرار دیتے ہیں۔
قول:

"القراءات كلها حق وصدق، والاختلاف فيها تنوع لا تضاد، وهي من عند الله أنزلها على نبيه."[28]

(تمام قراءات حق اور سچائی پر مبنی ہیں، ان میں اختلاف تنوع ہے، تضاد نہیں، اور یہ سب اللہ کی طرف سے رسول پر نازل کردہ ہیں۔)

ابن تیمیہ کے نزدیک قراءات کا اختلاف دلیل ہے کہ قرآن مختلف انداز میں تلاوت اور فہم کے لیے نازل ہوا تاکہ مختلف قبائل اور اقوام اسے اپنی لسانی فہم کے مطابق سمجھ سکیں۔ اس میں تضاد یا تحریف کا کوئی امکان نہیں۔

مذکورہ بالا اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ:

1. قراءات کے اختلافات قرآن کی صحت، فصاحت اور اعجاز کی دلیل ہیں۔
2. یہ اختلافات توقیفی اور نبی ﷺ سے ماخوذ ہیں، نہ کہ راویوں کی اختراع۔
3. ان اختلافات نے امت کو وسعتِ فہم، سہولت اور تنوعِ معانی جیسی نعمتیں عطا کیں۔
4. علماء کے مابین ان اختلافات کی صحت اور تقدس پر اجماع موجود ہے۔

مستشرقین کے اعتراضات اور ان کا جواب

مستشرقین نے قرآن کی قراءات کے اختلافات کو کبھی کبھار قرآن میں تحریف کی نشانی کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن مسلم علماء نے اس پر واضح موقف اپنایا ہے کہ یہ اختلافات وحی کے تنوع کا حصہ ہیں اور ان سے قرآن کی اصل تعلیمات پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا۔ ان اختلافات کو قرآن کے اعجاز اور فصاحت کا حصہ سمجھا جاتا ہے جو اس کی گہرائی اور معنویت کو بڑھاتے ہیں۔ مستشرقین، جیسے آرتھر جیفری نے اپنی کتاب "Islam, Muhammad and his Religion" میں اس بات کی کوشش کی کہ اختلافات کو قرآن کی حفاظت پر سوالیہ نشان قرار دیا جائے، مگر علماء نے ان اعتراضات کا مدلل جواب دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ قراءات کے اختلافات قرآن کے اصل مفہوم یا اس کی صحت کو متاثر نہیں کرتے۔ علماء نے قراءات کی قبولیت کے لیے سخت شرائط مقرر کی ہیں جن میں سند کی صحت، رسمِ عثمانی سے ہم آہنگی، اور لغتِ عرب کی موافقت شامل ہے۔ یہ شرائط قرآن کی حفاظت کی ضمانت فراہم کرتی ہیں اور قراءات کے ہر اختلاف کو ایک معنوی تنوع کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے نہ کہ کسی تحریف کی نشانی کے طور پر۔ اس طرح، قراءات کا یہ تنوع قرآن کی اصل تعلیمات کی محافظت اور فہم میں وسعت کا باعث ہے۔

نتائج

---

[28] ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، مجموع الفتاوی، جلد 13، ص 245 ریاض: مجمع الملک فهد لطباعة المصحف الشريف، 1995۔

Ibn Taymiyyah, Ahmad ibn Abdul-Halim**.** Majmu' al-Fatawa, Vol. 13, p. 245. Riyadh: Majma' al-Malik Fahd for the Printing of the Noble Qur'an, 1995.

1. مختلف قراءتوں کے ذریعے قرآن کے معنی کی وضاحت میں وسعت آئی، جس سے الفاظ اور مفاہیم کی مختلف جہات واضح ہوئیں۔
2. رسمِ عثمانی اور قراءات کے تنوع سے مختلف عربی لہجوں اور تلفظوں کی وضاحت ہوئی، جس سے قرآنی کلمات کی بیشتر لغوی تفصیلات سامنے آئیں۔
3. قرآن کا رسمِ عثمانی اور تنوعِ قراءات کے ذریعے محفوظ کیا جانا اس کے اصل متن کی سالمیت کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہا۔
4. مختلف قراءتوں کی موجودگی نے قرآن کی تفسیر کو مزید سہل اور جامع بنایا، خصوصاً پیچیدہ آیات کے مفہوم کو بہتر سمجھنے میں مدد ملی۔
5. مختلف قراءتوں کی تفصیل اور ان کی گہرائی نے اسلامی فقہ، اصولِ تفسیر اور دیگر علمی شعبوں میں اہم پیشرفت کی۔
6. مختلف قراءتوں کے باوجود، مسلمانوں کے درمیان قرآن کی قبولیت اور اس کی تفسیر میں اتحاد برقرار رہا، جس نے امت مسلمہ کے دینی تشخص کو مضبوط کیا۔
7. قراءتوں کے تنوع نے قرآن کے معجزاتی پہلو کو اجاگر کیا، جس سے قرآن کی فصاحت اور بلاغت کا اور بھی بہتر طور پر ادراک ہوا۔
8. قراءتوں کا تنوع مختلف ثقافتی پس منظر رکھنے والے مسلمانوں کو قرآن کی مختلف حیثیتوں اور اس کے تناظر میں بہتر تفہیم فراہم کرتا ہے۔
9. مختلف قراءتوں کے اختلافات کو فقہ کی مختلف آراء کے تناظر میں دیکھنے سے اسلامی فقہ کی ترقی میں نیا رخ متعارف ہوا۔
10. رسمِ عثمانی اور قراءتوں کے تنوع نے قرآن کی تدریس اور حفظ کے طریقوں میں نئی راہیں متعارف کروائیں، جس سے تعلیمی معیار اور نظام میں بہتری آئی۔

خلاصہ کلام

اختلافِ رسم اور تنوعِ قراءات قرآن مجید کے اعجاز، حفاظت اور فہم کے میدان میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ رسمِ عثمانی وہ مخصوص کتابتی طریقہ ہے جس پر قرآن کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں جمع کیا گیا۔ اس رسم میں بعض الفاظ کے ہجے عمومی قواعد سے مختلف ہیں، جیسے "الصلاۃ" کی کتابت میں 'واؤ' کی جگہ 'الف' یا "بصطۃ" میں 'سین' کے بجائے 'صاد' کا استعمال، نیز بعض مقامات پر ہمزہ کا حذف یا تثبیت پایا جاتا ہے۔ یہ رسم توقیفی ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے۔ اس کے ساتھ قراءات کا تنوع بھی قرآن کی ادائیگی، فہم اور معانی میں وسعت کا سبب بنتا ہے۔ قراءات کی یہ اقسام صوتی، لغوی، صرفی، نحوی اور بلاغی پہلوؤں میں مختلف ہوسکتی ہیں، جیسے "فتبینوا" اور "فتثبتوا"، یا "یَقتُلون" اور "یُقتَلون" جیسے الفاظ میں فرق، جو معنی کو کسی حد تک بدل دیتے ہیں، لیکن تمام قراءات حق اور متواتر ہیں۔ قراءات کا یہ تنوع مفاہیمِ قرآن پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ ایک ہی آیت کے مختلف قراءاتی انداز معانی میں وسعت، حکمت اور حکمی اختلافات کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ جیسے سورہ فاطر کی آیت "إنما يخشى الله من عباده العلماء" میں فاعل کے تعین سے مفہوم میں فرق آتا ہے، اور سورہ المائدہ میں "وأرجلكم" کے نصب یا جر میں ہونے سے وضو کے طریقے میں اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح "واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى" کو امر یا خبر کے طور پر پڑھنے سے حکم میں شدت یا نرمی ظاہر ہوتی ہے۔ ان تمام اختلافات کو علمائے کرام نے نہ صرف تسلیم کیا بلکہ ان کو قرآن کے اعجاز کا حصہ قرار دیا۔ امام ابن الجزری نے انہیں توقیفی اور متواتر مانا، امام سیوطی نے ان اختلافات کو اعجازِ قرآن قرار دیا، اور ابن تیمیہ کے نزدیک یہ سب اختلافات تنوع ہیں نہ کہ تضاد۔ ان اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اختلافات در حقیقت قرآن کے معنوی حسن، فصاحت اور حکمت کی علامات ہیں۔ یوں اختلافِ رسم اور تنوعِ قراءات قرآن کے فہم میں وسعت اور دین کی آسانی کا عملی نمونہ ہیں، جو امتِ مسلمہ کے لیے رحمت کا باعث ہیں۔

مصادر و مراجع

1. القرآن
2. البخاری، محمد بن اسماعیل۔ الجامع الصحیح، صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، قاہرہ: دار ابن کثیر، 2001
3. زرکشی، بدر الدین۔ البرہان فی علوم القرآن، قاہرہ: دارالفکر، 1996
4. ابن الجزری، محمد بن محمد۔ النشر فی القراءات العشر، قاہرہ: المکتبۃ التجاریۃ الکبری، 1957
5. دانی، عثمان بن سعید۔ التیسیر فی القراءات السبع، بیروت: دار المکۃ، 2005
6. فضل حسن عباس، علوم القرآن، عباس، عمان: دار النفائس، 2002
7. قسطلانی، لطائف الإشارات، قاہرہ: دارالبیضاء، 1993
8. ابن الجزری، محمد بن محمد، النشر فی القراءات العشر، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2000
9. سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، بیروت: دارالفکر، 2001
10. قاسمی، محمد تقی الدین، مباحث فی علوم القرآن ،لاہور: مکتبہ قدوسیہ، 2010
11. محمد بن احمد بن رشد۔ بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد، قاہرہ: دار الحدیث، 1995
12. قرطبی، محمد بن احمد۔ الجامع لأحکام القرآن، قاہرہ: دارالشعب، 1987
13. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، مجموع الفتاوی، ریاض: مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف، 1995

Bibliography

1. Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma'il. Al-Jami' al-Sahih (Sahih al-Bukhari), Book of the Virtues of the Qur'an. Cairo: Dar Ibn Kathir, 2001
2. Al-Zarkashi, Badr al-Din. Al-Burhan fi ‘Ulum al-Qur’an. Cairo: Dar al-Fikr, 1996
3. Ibn al-Jazari, Muhammad ibn Muhammad. Al-Nashr fi al-Qira'at al-‘AshrCairo: Al-Maktabah al-Tijariyyah al-Kubra, 1957
4. Al-Dani, Uthman ibn Sa‘id. Al-Taysir fi al-Qira’at al-Sab،Beirut: Dar al-Makkah, 2005
5. Fadl Hasan ‘Abbas. ‘Ulum al-Qur’an. Amman: Dar al-Nafa’is, 2002
6. Qastallani, al-Qasim ibn Muhammad. Lata’if al-Isharat,Cairo: Dar al-Bayda’, 1993
7. Ibn al-Jazari, Muhammad ibn Muhammad. Al-Nashr fi al-Qira'at al-‘Ashr،Beirut: Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 2000
8. Al-Suyuti, Jalal al-Din. Al-Itqan fi ‘Ulum al-Qur’an,. Beirut: Dar al-Fikr, 2001
9. Qasmi, Muhammad Taqi al-Din. Mabahith fi ‘Ulum al-Qur’an, Lahore: Maktabah Qudusiyyah, 2010
10. Ibn Rushd, Muhammad ibn Ahmad. Bidayat al-Mujtahid wa Nihayat al-Muqtasid,. Cairo: Dar al-Hadith, 1995
11. Al-Qurtubi, Muhammad ibn Ahmad. Al-Jami' li Ahkam al-Qur'an, Cairo: Dar al-Sha'b, 1987
12. Ibn Taymiyyah, Ahmad ibn Abdul-Halim. Majmu’ al-Fatawa. Riyadh: Majma’ al-Malik Fahd for the Printing of the Noble Qur’an, 1995